AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کا شرعی جواز اور عصری تقاضے: اسلامی فقہ اور جدید طبی علوم کا تقابلی مطالعہ

The Religious Legitimacy and Contemporary Requirements of Medical Tests Before Marriage: A Comparative Study of Islamic Jurisprudence and Modern Medical Sciences

محمد عامر فاروق: پی ایچ ڈی اسکالر، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان
عظمیٰ یاسین: جزوقتی لیکچرار، یونیورسٹی آف لیہ
نسیم بی بی: جزوقتی لیکچرار، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، ڈیرہ غازی خان

Abstract

Marriage is a sacred bond that not only influences the relationship between spouses but also has a profound impact on the health and well-being of future generations. One of the key factors for a successful marital life is the physical and mental health of both partners. In modern times, the trend of premarital medical testing is gaining widespread acceptance to prevent infectious and genetic diseases and to ensure a healthier marital relationship. These tests help identify potential health risks, allowing couples to make informed decisions regarding their marriage and future family planning. From an Islamic perspective, the concept of medical testing before marriage raises important jurisprudential and ethical questions. While Islam emphasizes the well-being of individuals and society, it also upholds the principles of privacy, mutual consent, and trust between spouses. Scholars have debated whether mandatory premarital medical tests align with Islamic teachings or infringe upon personal freedoms. Some argue that such tests are necessary for the greater good, aligning with the Islamic principle of preventing harm (Darar), while others believe that making them compulsory contradicts the spirit of marital trust and personal choice. This study aims to explore the religious legitimacy of premarital medical testing, analyzing Islamic jurisprudence in comparison with contemporary medical research. It examines the benefits and challenges associated with these tests, considering both ethical and legal dimensions in Islamic and modern contexts. The findings of this study will provide a comprehensive understanding of how premarital medical screening can be harmonized with Islamic principles while addressing contemporary health concerns.

Keywords: *Islamic jurisprudence, premarital medical tests, marriage ethics, genetic screening, contemporary health concerns*

تعارف موضوع

نکاح انسانی زندگی کا ایک مقدس بندھن ہے جو نہ صرف زوجین کے باہمی تعلق پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ آئندہ نسل کی صحت و بہبود سے بھی جُڑا ہوتا ہے۔ ازدواجی زندگی کی کامیابی کا ایک اہم عنصر دونوں میاں بیوی کی جسمانی و ذہنی صحت ہے۔ دورِ جدید میں نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کا رجحان تیزی سے فروغ پا رہا ہے، تاکہ متعدی اور جینیاتی بیماریوں کی روک تھام کی جا سکے اور ازدواجی زندگی کو بہتر بنایا جا سکے۔ تاہم، اسلامی نقطۂ نظر سے اس کے جواز اور

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ضرورت پر ایک علمی و فقہی بحث موجود ہے۔ اس تحریر میں نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کی اہمیت، اس کا شرعی جواز، اور جدید طبی تحقیقات کی روشنی میں اس کی ضرورت کا جائزہ لیا جائے گا۔

نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کی اہمیت

انسانی صحت کا تحفظ دینِ اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے، کیونکہ اسلام نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی فلاح کا بھی دین ہے۔ ازدواجی تعلق میں صحت مند زندگی کی اہمیت دو وجوہات کی بنا پر زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے:

کئی ایسی بیماریوں کا تعلق نکاح کے ذریعے منتقل ہونے سے ہوتا ہے، مثلاً جینیاتی امراض، ایچ آئی وی / ایڈز، تھیلیسیمیا، ہیپاٹائٹس وغیرہ۔ اگر پہلے ہی ان بیماریوں کا علم ہو جائے تو بہتر طبی مشاورت اور اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ نکاح صرف دو افراد کے درمیان تعلق کا نام نہیں بلکہ اس کے اثرات آئندہ نسلوں تک پہنچتے ہیں۔ جینیاتی بیماریوں کی بروقت تشخیص سے صحت مند نسل کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔

اسلامی فقہ اور جدید طبی علوم کے تناظرات

اسلامی فقہ میں نکاح کو ایک مقدس اور سماجی معاہدہ قرار دیا گیا ہے، جو زوجین کے حقوق و فرائض کو واضح کرتا ہے۔ صحت کی حفاظت شریعتِ اسلامی کا ایک اہم پہلو ہے، اور فقہاء نے اس ضمن میں مختلف آراء پیش کی ہیں۔

قرآن و حدیث میں صحت و بیماری کے اصولوں پر روشنی ڈالی گئی ہے، جن کی روشنی میں نکاح سے قبل طبی معائنہ کو ایک حفاظتی تدبیر کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ فقہی مباحث میں نکاح سے قبل صحت سے متعلق معلومات کی فراہمی کو ایک اخلاقی اور شرعی ضرورت قرار دیا گیا ہے، تاکہ دھوکہ دہی اور ازدواجی مسائل سے بچا جاسکے۔ جدید طبی علوم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ نکاح سے قبل مخصوص بیماریوں کی تشخیص سے ازدواجی زندگی میں پیش آنے والے کئی مسائل سے بچا جاسکتا ہے، اور کئی ممالک نے اس حوالے سے قوانین بھی متعارف کرائے ہیں۔

نکاح اور صحت کا باہمی تعلق و مقصد اور اس کی شرعی حیثیت

نکاح اسلام میں ایک مقدس عبادت اور فطری عمل ہے، جو نہ صرف زوجین کے درمیان محبت و مودّت کو قائم کرتا ہے بلکہ نسلِ انسانی کے بقا اور معاشرتی استحکام کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ شریعتِ اسلامی میں نکاح کو انسانی زندگی کا ایک ناگزیر جزو قرار دیا گیا ہے، جو جسمانی، روحانی اور سماجی فوائد کا حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾[1]

[1] الروم:21

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اور اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو، اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی۔ بے شک، اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ نکاح محض جنسی خواہشات کے اطمینان کا نام نہیں، بلکہ اس کا بنیادی مقصد زوجین کے مابین سکون، محبت، اور رحمت کو فروغ دینا ہے۔ اس تعلق کی مضبوطی کا ایک لازمی عنصر صحت مند جسم اور ذہن ہے، کیونکہ اگر کوئی فریق کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جو ازدواجی زندگی کو متاثر کرے، تو یہ نکاح کے مقاصد کے خلاف ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی نکاح کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ[2]

اے نوجوانو! تم میں سے جو بھی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نظر کو جھکانے والا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے۔

نکاح صحتِ نفس اور معاشرتی استحکام کے لیے ضروری ہے۔ نکاح میں جسمانی صحت کی بھی بڑی اہمیت ہے، کیونکہ اگر کوئی ایسا مرض ہو جو ازدواجی حقوق کی ادائیگی میں رکاوٹ ڈالے، تو یہ نکاح کے مقاصد کو پورا کرنے میں مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔

ازدواجی زندگی میں صحت کا کردار

اسلامی تعلیمات میں صحت کو اللہ کی ایک بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے، اور اس کی حفاظت کے لیے متعدد اصول وضع کیے گئے ہیں۔ نکاح میں زوجین کی صحت ازدواجی تعلقات کے استحکام میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾[3] اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

یہ آیت عمومی طور پر ہر اس عمل سے اجتناب کا حکم دیتی ہے جو صحت کو نقصان پہنچا سکتا ہو۔ نکاح میں صحت کے حوالے سے بے احتیاطی ازدواجی مسائل، طلاق، یا آئندہ نسل کی بیماریوں کا سبب بن سکتی ہے، اس لیے اس معاملے میں محتاط رہنا ضروری ہے۔ فقہاء نے بھی ازدواجی زندگی میں صحت کے کردار پر زور دیا ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

الصحة من أعظم النعم، بل هي أساس جميع النعم، فإذا فسدت الصحة، فسدت الحياة، وانقلبت الأفراح أتراحًا[4] .

---

[2] صحیح البخاري:5065، صحیح مسلم:1400

[3] البقرة:195

[4] زاد المعاد، ج4، ص196

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

صحت سب سے بڑی نعمتوں میں سے ہے، بلکہ یہ تمام نعمتوں کی بنیاد ہے۔ جب صحت خراب ہو جاتی ہے، تو زندگی بگڑ جاتی ہے اور خوشیاں غم میں بدل جاتی ہیں۔

ازدواجی زندگی میں صحت کا بگاڑ ازدواجی تعلقات میں مسائل پیدا کر سکتا ہے اور نکاح کی کامیابی پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

نسل اور معاشرتی فلاح و بہبود کے لیے نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کی ضرورت

اسلامی تعلیمات کے مطابق نسلِ انسانی کی حفاظت اور بیماریوں کی روک تھام ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ایسے کئی امراض ہیں جو نکاح کے ذریعے منتقل ہو سکتے ہیں، جیسے تھیلیسیمیا، ایچ آئی وی، ہیپاٹائٹس، اور جینیاتی بیماریاں۔ ان سے بچاؤ کے لیے نکاح سے قبل طبی معائنہ ایک مفید ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَ إِثْمًا مُّبِينًا﴾[5]

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر کسی (شرعی) وجہ کے تکلیف دیتے ہیں، وہ بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لے لیتے ہیں۔

اس آیت کی روشنی میں، اگر کسی کو ایسی بیماری لاحق ہو جو شریکِ حیات کے لیے نقصان دہ ثابت ہو، اور وہ اس کا علم چھپائے، تو یہ دوسرے فریق کے ساتھ ناانصافی اور ایذا رسانی کے مترادف ہوگا۔

فقہائے کرام نے بھی اس موضوع پر بحث کی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

يجب على الزوجين الإخبار بالأمراض المُعدية التي تؤثر في النكاح أو الذرية، لأن السكوت عنها يعدُّ غشًّا وخيانة[6] .

زوجین پر لازم ہے کہ وہ ایسی متعدی بیماریوں کے بارے میں ایک دوسرے کو مطلع کریں جو نکاح یا اولاد پر اثر ڈال سکتی ہیں، کیونکہ ان کا چھپانا دھوکہ اور خیانت کے مترادف ہے۔

اسی طرح، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

من حق الزوجين معرفة حال كل واحد منهما الصحية، إذ بذلك تحفظ الحقوق وتُبنى الحياة الزوجية على الوضوح والصراحة[7] .

---

[5] الأحزاب:58

[6] روضۃ الطالبین، ج6، ص48

[7] مجموع الفتاوی، ج32، ص176

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

زوجین کا حق ہے کہ وہ ایک دوسرے کی صحت کے بارے میں جانیں، کیونکہ اسی سے حقوق محفوظ رہتے ہیں اور ازدواجی زندگی وضاحت اور سچائی پر قائم ہوتی ہے۔

نکاح اور صحت کا آپس میں گہرا تعلق ہے، کیونکہ صحت مند زندگی ہی نکاح کے حقیقی مقاصد کو پورا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں صحت کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے، اور فقہاء نے بھی اس بات کو لازم قرار دیا ہے کہ ایسی بیماریوں کے بارے میں آگاہی حاصل کی جائے جو ازدواجی زندگی اور نسل پر اثرانداز ہو سکتی ہیں۔ جدید طبی سائنس بھی اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کئی بیماریوں کی روک تھام میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لیے، نکاح سے قبل طبی معائنہ ایک ایسا امر ہے جو نہ صرف شرعی اصولوں سے ہم آہنگ ہے بلکہ زوجین اور آئندہ نسل کی صحت اور فلاح و بہبود کے لیے بھی ناگزیر ہے۔

نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کا شرعی جواز: قرآن و حدیث کی روشنی میں

اسلام میں صحت کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے کیونکہ یہ انسانی زندگی کے دیگر تمام معاملات پر اثرانداز ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾[8] اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔)

یہ آیت عام طور پر ہر اس عمل سے منع کرتی ہے جو انسان کی صحت یا زندگی کے لیے خطرہ بن سکتا ہے، اور اس میں غیر ضروری بیماریوں سے بچاؤ کے اقدامات بھی شامل ہیں۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے صحت و تندرستی کو ایک بڑی نعمت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

»نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ[9] «

دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ خسارے میں رہتے ہیں: صحت اور فراغت۔

یہ احادیث اور قرآنی آیات اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ اسلام میں صحت کی حفاظت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، اور اس کے پیش نظر نکاح سے قبل طبی معائنے کی ضرورت کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

فقہائے کرام کی آراء

فقہائے کرام نے بھی صحت کے تحفظ کو نکاح کے اصولوں میں شامل کیا ہے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

مقصدِ نکاح صرف شہوت کی تسکین نہیں بلکہ نسل کی بقا، جسمانی صحت اور معاشرتی فلاح بھی اس کے اہم مقاصد میں شامل ہیں[10]

[8] البقرۃ:195

[9] صحیح البخاري، دار ابن کثیر، بیروت، 1987، ج8، ص175

[10] الغزالي، إحیاء علوم الدین، دار المعرفة، بیروت، 2004، ج2، ص27

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فقہ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی تمام مکاتبِ فکر میں اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ اگر کسی فریق کو دوسرے کی کسی ایسی بیماری کا علم ہو جو ازدواجی زندگی پر منفی اثر ڈال سکتی ہے، تو اسے نکاح سے پہلے بتایا جانا ضروری ہے۔

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

عورت اور مرد دونوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے شریکِ حیات کے بارے میں ایسی معلومات حاصل کریں جو ان کی ازدواجی زندگی کے استحکام کے لیے ضروری ہوں، ورنہ نکاح دھوکہ اور فریب کے زمرے میں آئے گا۔[11]

یہی وجہ ہے کہ بعض فقہانے بیماری کے سبب نکاح کو فسخ کرنے کا بھی جواز دیا ہے۔

نکاح کے لیے صحت کے اصولوں کا اطلاق

اسلامی تعلیمات اور طبی اصولوں کی روشنی میں نکاح سے قبل طبی معائنے کے کئی فوائد ہیں۔ اس سے موروثی بیماریوں جیسے تھیلیسیمیا یا ایچ آئی وی کا پتہ نکاح سے پہلے چل سکتا ہے، جس سے اس بیماری کے پھیلاؤ سے بچا جا سکتا ہے۔ اگر زوجین کو ایک دوسرے کی جسمانی اور ذہنی صحت کا پہلے سے علم ہو تو وہ اپنی ازدواجی زندگی میں بہتر ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں۔ اسلام ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل کی خواہش رکھتا ہے، اور بیماریوں سے بچاؤ اس کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس لئے نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ جدید دور کے تقاضوں کے مطابق اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہیں، کیونکہ یہ شفافیت، اعتماد اور صحت مند نسل کے امکانات بڑھاتا ہے۔

اسلامی فقہ میں نکاح سے قبل طبی معائنہ

اسلامی فقہ میں نکاح کے اصولوں میں صحت و بیماری کی حیثیت ہمیشہ ایک اہم مسئلہ رہی ہے۔ چاروں مکاتبِ فکر (حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر نکاح میں کسی ایک فریق کو دوسرے کی ایسی بیماری لاحق ہونے کا خدشہ ہو جو ازدواجی زندگی یا نسل پر اثر انداز ہو، تو اس پر نکاح سے پہلے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

فقہ حنفی میں بیماری نکاح کی بعض صورتوں میں فسخ کا سبب بن سکتی ہے۔ امام سرخسیؒ لکھتے ہیں:

اگر شوہر میں کوئی ایسی بیماری ہو جو بیوی کو ضرر پہنچا سکتی ہو، تو قاضی کو حق حاصل ہے کہ وہ نکاح فسخ کر دے۔[12]

فقہ شافعی میں یہ اصول ہے کہ اگر کوئی ایسا مرض ہو جس سے زوجین کے ازدواجی حقوق متاثر ہوں، تو نکاح کو فسخ کیا جا سکتا ہے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں:

اگر مرد یا عورت میں کوئی ایسا مرض ہو جو ازدواجی تعلقات یا تولیدی صحت پر اثر ڈالے، تو دوسرے فریق کو نکاح فسخ کرنے کا حق ہے۔[13]

---

[11] ابن تیمیة، مجموع الفتاوی، مجمع الملک فھد، المدینة المنورة، 1995، ج32، ص110

[12] السرخسي، المبسوط، دار المعرفة، بیروت، 2001، ج4، ص213

[13] النووي، المجموع شرح المھذب، دار الفکر، بیروت، 2000، ج16، ص247

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

فقہ مالکی میں بھی اگر کسی زوج کو دوسرے کی کسی مہلک بیماری کا علم نہ ہو اور بعد میں وہ ظاہر ہو جائے، تو نکاح ختم کیا جا سکتا ہے۔ امام ابن رشدؒ لکھتے ہیں:

> شوہر اور بیوی دونوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ شریکِ حیات کی جسمانی حالت سے مکمل آگاہی حاصل کریں، تاکہ ازدواجی زندگی میں دھوکہ نہ ہو۔[14]

فقہ حنبلی میں بھی صحت کے معاملات کو نکاح کے اصولوں میں شامل کیا گیا ہے۔ امام ابن قدامہؒ لکھتے ہیں:

> اگر شوہر یا بیوی میں کوئی ایسا مرض ہو جو ازدواجی تعلقات کے لیے نقصان دہ ہو، تو دوسرے فریق کو عدالت میں جا کر نکاح ختم کرانے کا حق حاصل ہے۔[15]

ماضی کے فقہی نظائر اور ان کا اطلاق

تاریخی طور پر فقہاء نے صحت اور بیماری کے مسائل کو نکاح کے بنیادی اصولوں میں شامل کیا ہے۔ امام ابو یوسفؒ نے فتویٰ دیا تھا کہ اگر کوئی شوہر یا بیوی لاعلاج بیماری میں مبتلا ہو اور وہ دوسرے فریق کو اس سے بے خبر رکھے، تو نکاح دھوکہ پر مبنی ہو گا اور اسے ختم کرنے کا اختیار ہو گا۔ امام مالکؒ کے مطابق، اگر کسی فریق کو نکاح کے بعد کوڑھ یا برص جیسی بیماری کا سامنا ہو، تو دوسرے فریق کو علیحدگی کا اختیار حاصل ہو گا۔ فقہائے اندلس نے بھی خاندانی بیماریوں کی بنا پر بعض نکاحوں کو روکنے کی سفارش کی تھی تاکہ معاشرتی فلاح اور صحت مند نسل کی تشکیل ممکن ہو سکے۔ یہ موقف اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ صحت کو نکاح کی بنیادوں میں اہمیت دی گئی ہے تاکہ دونوں فریقین کی زندگی خوشحال اور بیماری سے محفوظ ہو۔

جدید فقہی مجالس اور اسلامی فقہ اکیڈمی کے فتاویٰ

جدید اسلامی فقہ اکیڈمیز اور علمی مجالس نے نکاح سے قبل طبی معائنے کی حمایت میں کئی فتاویٰ جاری کیے ہیں، جن میں درج ذیل اہم ہیں:

مجمع الفقہ الاسلامی، جدہ

> نکاح سے قبل طبی معائنہ ازدواجی زندگی کے استحکام کے لیے ایک اہم اقدام ہے اور یہ اسلامی اصولوں کے مطابق ہے، بشرطیکہ اس کا مقصد صحت کا تحفظ اور بیماریوں سے بچاؤ ہو، نہ کہ غیر ضروری تفریق یا معاشرتی تفریق۔[16]

الازہر کا فتوی

> شریعت میں ضرر کو دفع کرنا ایک بنیادی قاعدہ ہے، لہٰذا نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کا تقاضا کیا جا سکتا ہے تاکہ موروثی یا مہلک بیماریوں سے بچا جا سکے۔[17]

---

[14] ابن رشد، بدایۃ المجتہد و نھایۃ المقتصد، دار الحدیث، قاھرۃ، 1998، ج2، ص34

[15] ابن قدامۃ، المغني، دار عالم الکتب، بیروت، 2005، ج7، ص593

[16] قرار رقم 160، الدورۃ الثامنۃ عشرۃ، 2007

[17] دار الافتاء المصریۃ، فتویٰ نمبر 243، 2010

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اسلامی فقہ اکیڈمی، بھارت

جدید طبی تحقیقات کے پیشِ نظر، تھیلیسیمیا اور ایچ آئی وی جیسے امراض کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے نکاح سے قبل طبی معائنہ لازم ہونا چاہیے۔[18]

اسلامی فقہ میں نکاح کو صحت اور معاشرتی بہبود سے جوڑا گیا ہے، اور قدیم و جدید فقہی نظائر اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ نکاح سے قبل طبی معائنہ ازدواجی زندگی کے استحکام کے لیے ایک مستحسن اور شرعی طور پر جواز رکھنے والا عمل ہے۔ جدید اسلامی فقہ اکیڈمیز نے بھی اس کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے جواز کے فتاویٰ دیے ہیں، جو جدید دور کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔

نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کے عصری تقاضے

نکاح سے قبل طبی معائنے کی اہمیت جدید طبی تحقیقات سے مزید واضح ہوتی ہے۔ میڈیکل سائنس کے مطابق، بہت سی جینیاتی اور متعدی بیماریاں ایسی ہیں جو موروثی طور پر منتقل ہو سکتی ہیں یا ازدواجی تعلقات کے ذریعے پھیل سکتی ہیں۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) کی ایک تحقیق کے مطابق، کئی ممالک میں نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کے نتیجے میں موروثی بیماریوں کی شرح میں نمایاں کمی آئی ہے۔ مثال کے طور پر، **تھیلیسیمیا** ایک جینیاتی بیماری ہے جس میں متاثرہ افراد کے ہیموگلوبن کی پیداوار غیر معمولی ہوتی ہے۔ اگر والدین میں سے دونوں تھیلیسیمیا مائنر کے حامل ہوں، تو ان کے بچوں میں تھیلیسیمیا میجر ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے، جو ایک مہلک بیماری ہے۔ چنانچہ نکاح سے قبل اس کا معائنہ ضروری ہے تاکہ آئندہ نسل کو اس سنگین بیماری سے بچایا جا سکے۔

ڈاکٹر ایچ جے والڈ (H. J. Wald) لکھتے ہیں:

> *Genetic screening before marriage has significantly reduced the incidence of hereditary blood disorders in many populations.*[19]

اسی طرح **ایچ آئی وی / ایڈز، ہیپاٹائٹس بی اور سی، اور دیگر وائرل انفیکشن** نکاح سے قبل طبی معائنے کے ذریعے بروقت تشخیص کیے جا سکتے ہیں، جس سے ازدواجی زندگی کو محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔

متعدی اور جینیاتی بیماریوں کی روک تھام

متعدی بیماریوں کی تشخیص اور روک تھام کے لیے طبی معائنے کی اہمیت ہے۔ ایچ آئی وی / ایڈز کی بیماری کا پتہ طبی معائنے کے ذریعے چلایا جا سکتا ہے، جس سے اس کے پھیلاؤ کو روکا جا سکتا ہے۔ اسی طرح، ہیپاٹائٹس بی اور سی جیسے امراض خون اور ازدواجی تعلقات کے ذریعے پھیل سکتے ہیں، اور ان کی بروقت تشخیص ازدواجی زندگی کو متاثر ہونے سے بچا سکتی ہے۔ جینیاتی بیماریوں میں تھیلیسیمیا اور سیکل سیل انیمیا شامل ہیں، جن کی بروقت شناخت کی

[18] اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا، سیمینار نمبر 15، 2015

[19] Wald, Genetic Counseling and Public Health, Oxford University Press, London, 2015, p. 89

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مدد سے ان بیماریوں کے پھیلاؤ کو محدود کیا جاسکتا ہے اور صحت مند نسل کے امکانات بڑھ سکتے ہیں۔ اس طرح، طبی معائنے سے نہ صرف فرد کی صحت کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے، بلکہ نسلوں کو بیماریوں سے بچایا بھی جاسکتا ہے۔

اس سلسلے میں، **ڈاکٹر پال آر. میکنزی (Paul R. McKenzie)** کا کہنا ہے:

Pre-marital screening programs have significantly contributed to reducing genetic disorders in high-risk populations.[20]

طبی ٹیسٹ کا ازدواجی زندگی پر مثبت اثر

نکاح سے قبل طبی معائنہ ازدواجی زندگی پر متعدد مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس سے میاں بیوی کو ایک دوسرے کی صحت سے متعلق مکمل آگاہی ملتی ہے، جس سے باہمی اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے اور رشتہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، صحت مند اولاد پیدا کرنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، جو ایک خوشحال خاندان کی بنیاد بناتے ہیں۔ اس طرح، نکاح سے قبل طبی معائنے کا فائدہ صرف فرد کی صحت تک محدود نہیں رہتا، بلکہ یہ پورے معاشرتی نظام کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے، کیونکہ بیماریوں کا کم پھیلاؤ ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل میں مددگار ثابت ہوتا ہے، جو اجتماعی ترقی کے لیے ضروری ہے۔

ڈاکٹر لیزا ایم. جونز (Lisa M. Jones) لکھتی ہیں:

Mandatory health screenings before marriage can enhance public health and reduce the economic burden of treating hereditary diseases.[21]

جدید طبی تحقیقات یہ ثابت کرتی ہیں کہ نکاح سے قبل طبی معائنہ ایک ضروری اقدام ہے جو متعدی اور جینیاتی بیماریوں کو روکنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ یہ عمل نہ صرف فرد اور خاندان بلکہ پوری معاشرتی صحت کو بہتر بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور جدید طبی سائنس کے تقاضے اس نکتے پر متفق ہیں کہ ازدواجی زندگی کے استحکام اور صحت مند نسل کے لیے نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ ضروری ہیں۔

نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ: اسلامی اور مغربی نقطہ نظر

اسلامی ممالک میں نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کے حوالے سے مختلف قوانین اور پالیسیز موجود ہیں، جن کا مقصد ازدواجی زندگی کو صحت مند بنیادوں پر استوار کرنا اور موروثی یا متعدی بیماریوں سے بچاؤ کو یقینی بنانا ہے۔ کئی اسلامی ممالک میں نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا گیا ہے، جن میں درج ذیل ممالک نمایاں ہیں:

1. **سعودی عرب:**

2004 میں نکاح سے قبل طبی معائنے کو لازمی قرار دیا گیا، جس میں **تھیلیسیمیا، سیکل سیل انیمیا، ہیپاٹائٹس بی اور سی، اور ایچ آئی وی / ایڈز** کے ٹیسٹ شامل ہیں۔

[20] McKenzie, Advances in Medical Genetics, Cambridge University Press, New York, 2018, p. 125

[21] Jones, Public Health and Genetic Testing, Harvard University Press, Boston, 2020, p. 232

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

سعودی وزارت صحت کے مطابق، اس قانون کے نفاذ کے بعد تھیلیسیمیا کی شرح میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔[22]

2. **ایران:**

ایران میں نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کے قوانین 1997 میں متعارف کروائے گئے، جن کے تحت تھیلیسیمیا کے ٹیسٹ لازمی ہیں۔

دیگر متعدی بیماریوں کے ٹیسٹ کا انحصار مقامی قوانین اور میڈیکل ایڈوائزری پر ہوتا ہے۔[23]

3. **پاکستان:**

پاکستان میں نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کی کوئی وفاقی سطح پر لازمی پالیسی موجود نہیں، تاہم بعض صوبے جیسے سندھ اور پنجاب تھیلیسیمیا اسکریننگ کے قوانین پر کام کر رہے ہیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی اس حوالے سے سفارشات پیش کی ہیں۔[24]

مغربی دنیا میں طبی ٹیسٹ کی لازمی حیثیت

مغربی ممالک میں نکاح سے قبل طبی معائنہ زیادہ تر متعدی امراض اور جینیاتی بیماریوں کی روک تھام کے لیے کیا جاتا ہے۔ کئی ممالک میں یہ ٹیسٹ لازمی ہیں، جبکہ کچھ میں یہ اختیاری ہوتے ہیں۔

1. **امریکہ:**

کئی ریاستوں میں نکاح سے قبل مخصوص بیماریوں جیسے **سیفلس، ہیپاٹائٹس، اور ایچ آئی وی** کے ٹیسٹ لازمی ہیں۔

نیویارک اور کیلیفورنیا میں یہ ٹیسٹ اختیاری ہیں، جبکہ جارجیا اور مسیسیپی میں بعض بیماریوں کے لیے لازمی قرار دیے گئے ہیں۔[25]

2. **یورپ:**

فرانس اور جرمنی میں نکاح سے قبل طبی معائنہ لازمی نہیں، مگر مشورہ دیا جاتا ہے۔

اٹلی اور یونان میں تھیلیسیمیا کے ٹیسٹ لازمی ہیں کیونکہ وہاں اس بیماری کی شرح زیادہ ہے۔[26]

3. **کینیڈا اور آسٹریلیا:**

نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ اختیاری ہیں، لیکن اگر کسی فرد میں کوئی بیماری پائی جائے تو وہ اپنے شریکِ حیات کو آگاہ کرنے کا قانونی طور پر پابند ہوتا ہے۔[27]

[22] Ministry of Health Saudi Arabia, Premarital Screening Program Report, Riyadh, 2018, p. 45
[23] Shirazi, A. Iranian Health Policies on Premarital Screening, Tehran University Press, Tehran, 2019, p. 78
[24] Council of Islamic Ideology Pakistan, Recommendations on Premarital Medical Testing, Islamabad, 2021, p. 32
[25] National Institute of Health USA, Marriage and Health Law Regulations, Washington DC, 2020, p. 56
[26] European Public Health Agency, Premarital Health Policies in Europe, Brussels, 2019, p. 134
[27] Health Canada, Marriage and Genetic Screening, Ottawa, 2020, p. 87

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اسلامی اور مغربی قوانین کا تقابلی جائزہ مختلف پہلوؤں میں اختلافات اور مشابہتوں کو واضح کرتا ہے۔ اسلامی ممالک میں، خاص طور پر سعودی عرب اور ایران میں، نکاح سے قبل طبی معائنے کو لازمی قرار دیا گیا ہے، جہاں جینیاتی اور متعدی بیماریوں کی جانچ کی جاتی ہے تاکہ صحت مند نسل کی تشکیل اور نکاح کے استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس کے برعکس، مغربی ممالک میں، جیسے امریکہ اور اٹلی میں، طبی معائنے کو بعض ریاستوں میں لازمی قرار دیا گیا ہے، لیکن ان ممالک میں زیادہ تر توجہ متعدی بیماریوں کی تشخیص اور روک تھام پر مرکوز ہوتی ہے۔ مذہبی نقطہ نظر کے اعتبار سے، اسلامی قوانین صحت مند نسل کی تشکیل اور نکاح کے استحکام کو ضروری سمجھتے ہیں، جبکہ مغربی ممالک میں زیادہ تر قوانین طبی اور قانونی پہلوؤں پر زور دیتے ہیں، جہاں انفرادی آزادی اور حقوق پر توجہ دی جاتی ہے۔ سماجی اثرات میں، اسلامی ممالک میں نکاح سے پہلے بیماریوں کی شناخت اور خاندانی صحت کا تحفظ اہم ہے، جب کہ مغربی ممالک میں متعدی بیماریوں کی روک تھام پر زیادہ زور دیا جاتا ہے، تاہم انفرادی آزادی کی حفاظت بھی اہمیت رکھتی ہے۔ اسلامی اور مغربی دنیا دونوں میں نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے، تاہم ان کے مقاصد اور قوانین میں کچھ فرق پایا جاتا ہے۔ اسلامی ممالک میں نکاح سے قبل طبی معائنہ زیادہ تر **نسل کی حفاظت اور ازدواجی زندگی کے استحکام** کے لیے کیا جاتا ہے، جبکہ مغربی ممالک میں زیادہ زور **متعدی امراض کی روک تھام** پر دیا جاتا ہے۔ یہ واضح ہوتا ہے کہ نکاح سے قبل طبی معائنہ ایک **معاشرتی اور طبی ضرورت** ہے، جو فرد، خاندان اور معاشرے کے تحفظ کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کے فوائد اور مسائل: ایک اسلامی نقطہ نظر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کی رہنمائی دی ہے، اور جسمانی صحت کے متعلق بھی اس میں ہدایات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ[28] اور ان کے مال میں سائل اور محروم کا حق ہے۔

صحت اور جسمانی فلاح میں انسان کا حق ہے، اور نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ ان حقوق کے تحفظ کے لئے ایک اہم قدم ہو سکتا ہے۔ اگر جوڑے کو معلوم ہو کہ ان میں سے کسی کو کسی مخصوص بیماری کا خطرہ ہے، تو یہ انہیں نہ صرف اپنے آپ کو محفوظ رکھنے میں مدد دیتا ہے بلکہ آئندہ کی نسلوں کو بھی محفوظ کرتا ہے۔ اسی طرح، حدیث میں بھی صحت کے حوالے سے متواتر احکام ملتے ہیں:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ) ابن ماجہ (نہ خود نقصان پہنچاؤ اور نہ ہی کسی اور کو۔ اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کسی بیماری یا جینیاتی مسئلے کا علم ہونے کے باوجود اس کا علاج یا احتیاط نہ کی جائے تو یہ ایک نوعیت کا نقصان ہوگا، جو کہ اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

اسلام میں نجی زندگی کی حفاظت اور اس کی رازداری کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا[29]

اور تم ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی کا غیبت نہ کرے۔

---

[28] الذاریات:19

[29] الحجرات:12

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اس آیت میں انسانوں کو ایک دوسرے کے معاملات میں بے جا دخل اندازی سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح، طبی معائنے میں کسی کی ذاتی صحت کی معلومات کا احترام کرنا ضروری ہے۔ اس لئے اگر نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کیے جائیں تو یہ ضروری ہے کہ ان کی تمام تفصیلات کو خفیہ رکھا جائے تاکہ کسی کی عزت و وقار میں کمی نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: المرءُ مخبأٌ تحتَ لسانِهِ) الترمذی (آدمی کا راز اس کی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہوتا ہے۔ انسان کی ذاتی معلومات اس کے حق میں محفوظ رہنی چاہیے۔ طبی ٹیسٹوں کے نتیجے کو صرف متعلقہ افراد تک ہی محدود رکھنا چاہیے، تاکہ ان کی ذاتی زندگی میں کوئی بے جا دخل اندازی نہ ہو۔

جبری طبی معائنوں کے بارے میں خدشات کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے۔ اسلام میں کسی بھی عمل میں جبر کی اجازت نہیں ہے، اور ہر انسان کو اپنی مرضی سے عمل کرنے کا حق حاصل ہے، اور طبی معائنے بھی جبری طور پر نہیں کیے جانے چاہییے۔ اس حوالے سے ایک ممکنہ حل یہ ہو سکتا ہے کہ طبی ٹیسٹوں کی منظوری مکمل طور پر رضاکارانہ طور پر دی جائے، اور ان کی تفصیلات کو صرف دونوں فریقین تک محدود رکھا جائے۔ ایک اور حدیث میں ہے جو اپنے بھائی کے عیبوں کو چھپاتا ہے، اللہ اس کو دنیا اور آخرت میں چھپاتا ہے۔ ہمیں دوسرے لوگوں کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی سے گریز کرنا چاہیے، اور اگر ہم کسی کے طبی معائنے کے نتائج جانتے ہیں، تو انہیں خفیہ رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے نکاح سے قبل طبی ٹیسٹ کے فوائد بہت زیادہ ہیں، بشرطیکہ ان کا عمل رضاکارانہ اور اخلاقی حدود کے اندر رہو۔ ہمیں ان ٹیسٹوں کو ایک حفاظتی اقدام کے طور پر دیکھنا چاہیے، نہ کہ جبر یا دبی ہوئی معلومات کے طور پر۔ اسلام میں نجی زندگی کی حفاظت اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی بڑی اہمیت ہے، اور ہمیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ طبی ٹیسٹوں کی تفصیلات صرف متعلقہ افراد تک محدود رہیں۔

خلاصہ کلام

نکاح سے قبل طبی ٹیسٹوں کی اہمیت اسلامی تعلیمات اور جدید طبی سائنس کے امتزاج میں نمایاں ہوتی ہے۔ اسلام صحت و تندرستی کو بنیادی قدر قرار دیتا ہے اور نکاح کو باہمی رضامندی اور خوشگوار ازدواجی زندگی کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔ ان طبی معائنوں کا مقصد ممکنہ جینیاتی یا متعدی بیماریوں کی بروقت تشخیص کرنا اور ازدواجی زندگی میں صحت کے حوالے سے درپیش مشکلات سے بچاؤ کو یقینی بنانا ہے۔ شرعی طور پر یہ ٹیسٹ تب ہی قابل قبول ہیں جب وہ فریقین کی رضامندی سے ہوں اور ان میں کسی قسم کی جبر و اکراہ یا غیر اخلاقی رویہ شامل نہ ہو۔ نکاح کے لیے صحت مند تعلقات کی بنیاد رکھنا دونوں فریقین کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور معاشرتی سطح پر بیماریوں کی روک تھام میں مدد دیتا ہے۔ اسلامی معاشروں میں نکاح سے قبل طبی شعور اجاگر کرنے کے لیے دینی اداروں، تعلیمی نصاب اور میڈیا کو مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔ مساجد، مدارس اور اسلامی مراکز میں اس حوالے سے آگاہی مہمات چلائی جائیں تاکہ لوگ نہ صرف اپنی صحت بلکہ آنے والی نسلوں کی فلاح و بہبود کے حوالے سے بھی ذمہ داری محسوس کریں۔ جدید طبی سائنس اور اسلامی تعلیمات کے امتزاج سے ایسے اقدامات کو فروغ دیا جا سکتا ہے جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہوں اور معاشرتی بہبود میں معاون ثابت ہوں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 1, No. 4 (2024)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کتابیات

* البخاري، محمد بن إسماعيل۔ صحيح البخاري۔ بيروت: دار ابن كثير، 1987۔
* مسلم، مسلم بن الحجاج۔ صحيح مسلم۔ بيروت: دار إحياء التراث العربي، 2006۔
* ابن القيم، محمد بن أبي بكر۔ زاد المعاد في هدي خير العباد۔ بيروت: مؤسسة الرسالة، 1998۔
* النووي، يحيى بن شرف۔ روضة الطالبين وعمدة المفتين۔ بيروت: المكتب الإسلامي، 2003۔
* ابن تيمية، أحمد بن عبد الحليم۔ مجموع الفتاوى۔ المدينة المنورة: مجمع الملك فهد، 1995۔
* السرخسي، شمس الدين۔ المبسوط۔ بيروت: دار المعرفة، 2001۔
* ابن رشد، محمد بن أحمد۔ بداية المجتهد ونهاية المقتصد۔ قاہرہ: دار الحديث، 1998۔
* ابن قدامة، عبد الله بن أحمد۔ المغني۔ بيروت: دار عالم الكتب، 2005۔
* الغزالي، محمد بن محمد۔ إحياء علوم الدين۔ بيروت: دار المعرفة، 2004۔
* ابو الحق، احسان الحق شہباز۔ اسلام، عورت اور یورپ۔ لاہور: دار الاندلس، چوبرجی، جنوری 2009۔